۲- کیا یزید پر لعنت بھیجنا جائز ہے ؟

۳- جو امام یزید پر لعنت بھیجنے سے منع کرتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب سے مستفیض فرمائیں ۔

——— بندہ ، فضل قیوم

جواب : ا- یزید کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان میں رشتہ داری تھی ۔

۲- اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں ۔ یہ رافضیوں کا شعار ہے ۔ قصیدہ بدء الامالی جو اہلسنت کے عقائد میں ہے اس کا شعر ہے :

"ولم یلعن یزیداً بعد موتٍ ٭ سوی المکثار فی الاغراء غالی"

اسکی شرح میں علامہ علی قاری رح لکھتے ہیں کہ :

"یزید پر سلف میں سے کسی نے لعنت نہیں کی ۔ سوائے رافضیوں ، خارجیوں اور بعض معتزلہ کے جنہوں نے فضول گوئی میں مبالغہ سے کام لیا ہے ۔" ——— اور اس مسئلہ پر طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں :

فلا شک ان السکوت اسلم ——— واللہ اعلم "

اس لئے اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے ۔ نہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں اسکی مدح و توصیف کی جائے ۔

۳- جو امام یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہل سنت کے صحیح عقیدہ پر ہے اور اس کے پیچھے نماز بلاشبہ صحیح ہے جو لوگ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے وہ اہل سنت کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں ——— واللہ اعلم ،

تلک بتلک و تدیننا من ید ——— واللہ یؤید و ینصر و یوفق

لما نرید - ولیغفر ویرحم لیزید

والسلام علی من یحب الصحابۃ واولادھم الصلحین العاملین بالکتاب والسنۃ رحمۃ للعلمین ورؤف رحیم للمؤمنین ۔ ربنا لا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین ماتوا قبلنا مؤمنین ——— وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و الہ وازواجہ واصحابہ واتباعہ واشیاعہ واحزابہ واولادھم اجمعین ۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

کچا گھر ـــــــ پہلی ملاقات

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ بخاری رح کی جب رائے پور کی آمد و رفت ہوتی یا مستقل لوگ انہیں سہارنپور بلاتے تو ہر صورت میں قیام کثیر و قلیل جتنا ہوتا میرے گھر پر ہوتا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کا تو مشہور مقولہ تھا کہ کچا گھر (یعنی میرا گھر) جو اس زمانے میں بالکل کچا اور اسی نام سے اب تک مشہور رہے۔ مشترک پلیٹ فارم ہے۔ ساری گاڑیاں اسی پلیٹ فارم سے گزرتی ہیں۔ کبھی کہتے کہ یہ تو جنکشن ہے، ساری گاڑیاں اسی اسٹیشن پر ہو کر گزرتی ہیں لیگ ہو یا احرار کی ہو، کانگریس کی ہو یا جمعیت کی۔ شاہ صاحب مرحوم کی ابتدائی آمد کا بھی ایک عجیب لطیفہ ہے۔ سب سے پہلی آمد جو ان کی اہم جلسے میں ہوئی اور جس کی تاریخ میرے رجسٹر میں درج ہوگی) سہارنپور کے لوگوں نے بہت اصرار تمنائیں، درخواستیں ان کو بلانے کی کیں اور جب انہوں نے سہارنپور پہنچنے کا وعدہ کر لیا تو چونکہ وہ رئیس البغاۃ تھے۔ گورنمنٹ کی نگاہ میں بہت مخدوش۔ اب مسئلہ یہ مشکل ہوا کہ ان کا قیام کہاں ہو؟ اس لئے کہ ان کو ٹھہرانا ہر شخص کو مخدوش معلوم ہوتا تھا اور یہ ڈر تھا کہ ان کے ساتھ میں بھی گرفتار نہ ہو جاؤں۔ اس واسطے جتنے بلانے والے تھے وہ سب مل کر ایک وفد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم مدرسہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ شاہ صاحب چھتاں میں ٹھہریں ہیں ہمارے مکانات ان کی شان کے مناسب نہیں ہیں۔ مدرسے ہی ان کی شان کے مناسب ہیں۔ ناظم صاحب کی ایک خاص ادا تھی۔ وہ نہایت بے تکلفی سے بلا جھجک کہہ دیتے تھے کہ اتنے میں شیخ الحدیث سے بات نہ کر لوں۔ اتنے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لوگوں نے اصرار کیا کہ انہیں ابھی بلا لیجئے۔ ناظم صاحب نے فرما دیا کہ یہ وقت ان کی مشغولی کا ہے۔ شام کو خبر لیں گے۔ ان لوگوں کے جاتے ہی حضرت ناظم صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ فلاں فلاں آئے تھے، بہت اصرار اس پر کر رہے تھے کہ شاہ صاحب کا قیام مدرسے میں رہے۔ میں نے عرض کر دیا کہ آپ ان سے بے تکلف کہہ دیجئے کہ مدرسے میں ان کا قیام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مدرسے کو ان کے قیام سے نقصان کا اندیشہ ہے البتہ کچے گھر میں ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ یہ تو ہے ہی باغیوں کا ٹھکانہ۔ حضرت مدنی کا قیام تو ہر وقت کا تھا۔ رئیس الاحرار